تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار　　لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

بانی : اقتدار احمد مرحوم　　۳ تا ۹ دسمبر ۱۹۹۸ء　　مدیر : حافظ عاکف سعید

اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب کے درمیان حد فاصل!

میں نے مختلف تہذیبوں' ثقافتوں اور انسانی معاشروں کا جو مطالعہ کیا ہے' اس کی روشنی میں میں کہہ سکتا ہوں کہ زمان و مکان اور ماحول و متعلقات سے قطع نظر' اسلامی تہذیب کو اگر مستثنیٰ کر دیا جائے تو مغربی تہذیب سے زیادہ طاقتور' زود اثر اور اس سے زیادہ نفوذ و رسوخ رکھنے والی کوئی تہذیب آج تک نہیں پائی گئی۔ مغربی تہذیب انسانی معاشرے کے ہر گوشہ میں داخل ہو گئی' خیالات و جذبات پر غالب آ گئی' زندگی کی قدروں کو بدل ڈالا' سوچنے اور سمجھنے کے انداز پر اثر انداز ہوئی' غرض انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں رہا' جس پر اس کا تسلط اور تصرف نہ ہو' وہ غریبوں کے خس خانوں میں بھی موجود ہے' اور امیروں کے نگار خانوں میں بھی۔

مغربی تہذیب اور اسلامی تہذیب دونوں چونکہ انسان اور انسانی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں' اور انسان کے مسائل و ضروریات سے بحث کرتی ہیں' اس لئے کچھ نقطوں پر ان کا اتصال ہوتا ہے' اور کچھ نقطوں پر ان کا افتراق' بعض مواقع پر دونوں کا راستہ ایک ہو جاتا ہے' اور بعض مواقع پر دونوں کے راستے مختلف ہو جاتے ہیں۔

بحیثیت مفکر اور اسلام کے محرم راز کے آپ کا فرض ہے کہ ان دونوں تہذیبوں کے درمیان ایک باریک اور واضح لائن کھینچ دیں جو ان چیزوں کے درمیان فرق و امتیاز کا کام دے جن کا اخذ کرنا مغربی تہذیب سے صحیح ہو اور جن کا اخذ کرنا صحیح نہ ہو۔ مثلاً بے حیائی' بے پردگی اور جاہلی زیب و زینت کے درمیان اور اس پردہ اور احتیاط کے درمیان جس کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ اسی طرح لطف اندوزی اور کھیل کود کی اس حد کے درمیان جسے اسلام نے مباح قرار دیا ہے' اور حدود و قیود سے بالاتر ہو کر اس نفس پرستی شہوت رانی اور حیوانیت کے درمیان جو اسلام میں ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ایسی لائن جو باریک بھی ہو اور واضح بھی' اتنی باریک بھی نہ ہو کہ اس کو کوئی دیکھ نہ سکے کہ ایسے باریک خط سے کوئی فائدہ نہیں' اور یہ لائن اتنی موٹی اور بھدی بھی نہ ہو کہ لوگوں کو گراں گزرے' زندگی کے تقاضوں کو پورا کرنے میں حائل ہو جائے اور دشواری پیدا کر دے۔ بلکہ ایسی لائن جس پر ہر مسلمان جو اپنے دین پر ایمان رکھتا ہو' اور اپنی شریعت کا احترام کرتا ہو' آ کر رک جائے اور اس کو پار کرنے کی جرأت نہ کرے۔ ایسی لائن کسی بھی اسلامی ملک میں جس کا مغربی تہذیب اور عہد حاضر کے فکری دھاروں سے مقابلہ درپیش ہے موجود نہیں ہے۔ چنانچہ ایک انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ مسلمان اس تہذیب کے طور طریق اور علوم و افکار سے استفادہ کرنے میں تمام حدود کو پھلانگ گئے ہیں' اور تعلیم یافتہ نوجوان بلکہ ارباب علم و فکر کا طبقہ بھی "موجودہ صورت حال" کے سامنے یکسر سپر انداز ہو گیا ہے۔ میری تمنا ہے کہ آپ اس کار عظیم کو بخوبی انجام دیں' اس لئے کہ اس کام کا ہماری زندگی اور مسلمانوں کے مستقبل پر بہت گہرا اور ہمہ گیر اثر ہو گا۔

(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی کتاب "دریائے کابل سے دریائے یرموک تک" سے ایک اقتباس)

شمارہ : 46　　قیمت : 3 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

حافظ عاکف سعید

بتوں سے تجھ کو اُمیدیں' خدا سے نومیدی

وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف آج کل امریکہ کے دورے پر ہیں۔ دورۂ امریکہ کی اہم ترین چیز صدر امریکہ بل کلنٹن سے ملاقات کا پروگرام ہے جسے عالمی ذرائع ابلاغ بھی نہایت اہم قرار دے رہے ہیں۔ عام تاثر یہ تھا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کی غرض سے یہ دورہ تشکیل دیا گیا ہے لیکن حکومتی ذرائع نے اس اندیشے کی پُرزور تردید کی ہے اور یہ موقف اختیار کیا ہے کہ کلنٹن کے ساتھ ملاقات میں مسئلہ کشمیر' ایٹمی معاہدے اور اقتصادی تعاون سمیت دیگر امور پر بات چیت ہوگی اور ان امور کے ضمن میں پاکستان کا موقف کلنٹن پر واضح کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے اوسلو میں پاکستانی وفود سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے حالیہ دورے کے حوالے سے اس عزم کا اظہار بھی کیا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر کوئی آنچ نہیں آنے دی جائے گی۔ وغیرہ وغیرہ

حکومت کی جانب سے کی گئی ان تمام یقین دہانیوں سے قطع نظر' ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ہمارا ایٹمی پروگرام اور ہماری یہ خداداد ایٹمی صلاحیت نیو ورلڈ آرڈر کی نظروں میں بری طرح کھٹکتی ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ امریکہ اور اس کے حواری ممالک جن کی ڈور درحقیقت یہودی بالخصوص صیہونی عناصر کے ہاتھوں میں ہے' ہمیں اس ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ قبل ازیں وہ اپنی سرتوڑ کوشش کے باوجود پاکستان کو ایٹمی تجربات کرنے کے لئے دھماکے کرنے سے روکنے میں ناکام رہے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ "وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ" کا ظہور تھا کہ ان کی سب تدبیریں اور چالیں دھری کی دھری رہ گئیں اور پاکستان عالمی ایٹمی طاقتوں کی صف میں شامل ہو گیا۔ اس ناکامی نے ان کی اشتعال انگیزی میں اضافہ کیا ہے اور وہ اس پر تلے ہوئے ہیں کہ ہمیں "سجدۂ سہو" کروا کے دم لیں۔ چنانچہ اب سی ٹی بی ٹی کے بعد ایف ایم سی ٹی کا نام بھی کھل کر لیا جا رہا ہے اور ان پیچیدہ معاہدوں کے جال میں پھنسنے کا لازمی نتیجہ ایٹمی صلاحیت سے دستبرداری اور محرومی کی صورت میں ظاہر ہوگا ——

ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ امریکہ کی جانب سے دیئے جانے والے ہر پیکج کی تان لازماً اسی ایک نکتے پر ٹوٹے گی کہ ہم ایسے معاہدات میں بندھ جائیں کہ جس کے نتیجے میں ہماری ایٹمی صلاحیت غیر مؤثر ہو کر رہ جائے۔ خواہ ہمیں اس معاملے میں کسی قدر مزید مہلت دے دی جائے اور "دستخط" کے معاملے کو فی الحال مؤخر کرتے ہوئے ہمارے اربابِ اقتدار سے وہ تمام یقین دہانیاں حاصل کرلی جائیں جن کے حصول کے لئے دستخط کروانے پیش نظر تھے' بہرکیف یہ بات یقینی ہے کہ پاکستان کے بارے میں امریکہ کی موجودہ پالیسی کا کارنرسٹون یہی نکتہ ہے۔ وہ ہم پر "سٹک اینڈ کیرٹ" دونوں حربے آزمائے گا۔ کبھی ہمیں مراعات دی جائیں گی اور منظور نظر قرار دے کر گویا پچکار کر ہمیں اس پر آمادہ کرنے کی کوشش ہوگی اور کبھی دھمکی آمیز لہجہ اختیار کر کے ہمیں مرعوب کرنے کی کوشش ہوگی' بہرکیف امریکہ کا "مقصد وحید" ہمیں اپنی صلاحیت سے محروم کرنا ہے!

پاکستان کے اربابِ اقتدار کی یاددہانی کے لئے ہم یہاں سورۃ المائدہ کی چند آیات کا حوالہ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن میں ہمارے لئے پیشگی انتباہ موجود ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ﴾ "اے اہل ایمان! یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ"۔ انہیں اپنا حمایتی اور پشت پناہ مت سمجھو! ﴿بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾ "یہ ایک دوسرے کے دوست اور پشت پناہ ہیں"۔ بلاشبہ یہود و نصاریٰ آج یک جان دو قالب بنے ہوئے ہیں۔ ان کا یہ غیر معمولی گٹھ جوڑ دراصل مسلمانوں کے خلاف ہے اور یہود نے ایک نہایت منظم اور گہری سازش کے ذریعے آج عیسائیوں کو اپنا حلیف بنا کر مسلمانوں کے خلاف صف آراء کر دیا ہے ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ "اور جو کوئی تم میں سے ان کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ انہی میں سے ہوگا' بے شک اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا"۔ اتنی شدید وارننگ کے بعد بھی اگر ہم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست اور حمایتی سمجھیں اور ان سے محبت کی پینگیں بڑھائیں تو ہمیں اپنی ہی عقل کا ماتم کرنا چاہئے!

اگلی آیت میں جس مبغوض کردار کی نقشہ کشی کی گئی ہے بدقسمتی سے وہ ہمارے حکمران طبقات پر پورے طور پر صادق آتا ہے' خواہ ان کا تعلق مسلم لیگ سے ہو یا پیپلز پارٹی سے۔ ﴿فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ﴾ "تم دیکھو گے ان لوگوں کو جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے کہ وہ انہی (یہود و نصاریٰ) کے اندر گھسنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ ہم پر کوئی مصیبت اور آفت نہ آ جائے" —— یہ معاشی طور پر ڈیفالٹ ہونے کا اور اللوں تللوں سے محروم ہونے کا اندیشہ ہی تو ہے کہ جو ہمارے حکمرانوں کو امریکہ کی خوشنودگی کے حصول کیلئے بھاگ دوڑ پر مجبور کرتا ہے۔

ہم اپنے اربابِ اختیار سے نصح و خیر خواہی کے جذبہ کے تحت عرض کریں گے کہ وہ امریکہ اور یہودی مالیاتی اداروں کی خوشنودی حاصل کرنے کی بجائے اللہ کی حمایت حاصل کرنے اور اس کا سہارا ڈھونڈنے کی فکر کریں۔ قرآن نے صاف کہہ دیا ہے کہ ﴿اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ﴾ "اگر اللہ تمہاری نصرت و تائید کرے تو کوئی (بڑی سے بڑی طاقت) تم پر غالب نہیں آ سکتی —— اور اگر اللہ تمہاری مدد سے ہاتھ کھینچ لے تو کون ہے کہ جو اللہ کے بعد تمہاری مدد کر سکے!" لیکن اللہ کی مدد کے حصول کے لئے پہلا قدم سود کے خاتمہ کا قطعی فیصلہ اور بلاسودی معیشت کو رائج کرنا ہے۔ اگر ہم یہ کام نہیں کرتے تو کشکول گدائی ہاتھ میں لے کر در بدر ٹھوکریں کھانا ہمارا مقدر بنا رہے گا۔ OO

نیکیوں کا موسم بہار آیا چاہتا ہے!

روزہ کی عبادت روح میں لطافت اور نفس میں پاکیزگی پیدا کرنے کا مجرب نسخہ ہے

اس ماہ مقدس میں کامل ترین اور جامع ترین ہدایت نامہ اُتارا گیا

تحریر : مولانا عبدالماجد رحمۃ اللہ علیہ دریا آبادی

بہار کا موسم آتے ہی چمن دہر میں روح پرور ہوائیں چلنے لگتی ہیں' خشک درخت سبز ہو جاتے ہیں' پھول کھلنے لگتے ہیں' جسم انسانی کی رگوں میں تازہ خون کی گردش ہونے لگتی ہے' سوئی ہوئی امنگیں جاگ اٹھتی ہیں اور چستی و توانائی کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ جسم و مادہ کی کائنات میں آفتاب کا ایک پورا دورہ گزر جانے کے بعد یہ موسم آتا ہے۔ اور طبیبوں کا بیان ہے کہ جسم سے مادہ فاسد کے دفع کرنے اور مسہل لینے کا یہ بہترین زمانہ ہے۔ ٹھیک اسی طرح روح و جان کی کائنات میں بھی چاند کا ایک پورا دورہ گزر جانے کے بعد موسم بہار آتا ہے ماہتاب کو عشق کے سودازدوں سے مناسبت ہے۔ ظاہر ہے ماہتاب جب اپنے سالانہ سفر کا چکر ختم کرتا ہے تو عشق و محبت کی اقلیم میں پھر شوریدگی جنون کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں اور سال کے گیارہ مہینے کے اندر غیریت کی جو کدورتیں جم جاتی ہیں' طبیعت ان کے دفع کرنے کے لئے بے قرار ہو جاتی ہے' اسی لئے رحمت کاملہ و محبوبیت مطلقہ نے اپنے وفاشعاروں اپنے سرمستوں کے لئے ایک خاص مہینہ' ماسوا سے بے تعلق و بے نیاز رہنے کا مقرر کر دیا۔ جس کو اصطلاح میں ماہ رمضان سے موسوم کرتے ہیں۔ "یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام" اے حسن ازل سے پیان وفا باندھنے والو۔ اے اپنے محبوب کی یکتائی کا کلمہ پڑھنے والو' اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو آؤ اپنے طریق عشق و آئین الفت میں ایک مہینہ تک ماسوا پر نظر کرنا تک ناجائز سمجھو اور اپنی تمام نفسانی لذتوں کو اس بڑی اور حقیقی لذت کے تصور پر قربان کرتے رہو کہ یہی نفسانی لذتیں اس شاہد حقیقی کے وصال کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹیں ہیں۔

یہ شرط محض تمہارے ساتھ مخصوص نہیں' اکیلے تم ہی اس آزمائش میں نہیں ڈالے گئے ہو' بلکہ تمہارے اگلوں میں سے جس جس گروہ نے ہم سے پیان وفا باندھا' جس جس جماعت نے راہ الفت میں قدم رکھنے کا دعویٰ کیا ان سب کو اپنے دعوے کا کچھ ایسا ہی ثبوت پیش کرنا پڑا ہے۔ ان سب کو کچھ ایسی ہی آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا ہے' ہراساں نہ ہو' بہتوں کی آزمائش اسی طرح ہو چکی ہے۔ "کما کتب علی الذین من قبلکم"۔ اور اس حکم سے غرض تمہیں تکلیف میں ڈالنا نہیں تمہاری جان کو ہلکان کرنا نہیں' بلکہ مقصود صرف تمہاری ہی فلاح و بہبود ہے۔ تمہارے ہی کمالات کی نشوونما' اور تمہاری ہی ترقی ہے' تمہی میں ضبط نفس پیدا کرنا ہے' تمہی کو خواہشات نفسانی پر حاکم بننے کی تعلیم دینا ہے' تمہاری پاکیزگی کی چھپی ہوئی قوت کو ابھارنا' اور تمہیں حیوانیت کے غار سے نکال کے ملکوتیت کے آسمان پر پہنچانا ہے' تمہاری بوالہوسی جو تمہاری خودداری پر غالب آجاتی ہے' اسی کو توڑنا منظور ہے' تمہاری ہی راہ عروج میں ہر طرح کی سہولت پیدا کرنی مد نظر ہے اور تمہارے ہی چھپے ہوئے اندرونی دشمنوں یعنی بدی کی طاقتوں کو ہلاک و نابود کرنا مقصود ہے۔ "لعلکم تتقون" اور پھر یہ آزمائش بھی دائمی نہیں' تمہاری ساری عمر کے لئے نہیں' کسی بڑی طویل مدت کے لئے نہیں بلکہ صرف گنتی کے چند روز یعنی گیارہ مہینہ کے بعد رمضان کا ایک مہینہ ایاما معدودات۔

پھر ان عاشقین صادقین اور مومنین مخلصین میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں' جو باوجود اپنے صدق و خلوص کے اپنی جسمانی کمزوری یا پردیس میں ہونے کی بنا پر آسانی کے ساتھ اس حکم کی تعمیل نہ کر سکیں گے' ان کے لئے یہ آزمائش زیادہ سخت ہوگی۔ ایسے معذوروں کے لئے اس کی اجازت ہے کہ انہیں جب اطمینان و فراغت نصیب ہو' تو اس ماہ مبارک کے چھوٹے ہوئے روزوں کو پورا کر لیں۔ "بلبل بیمار" اگر اپنے جذبہ دل میں صادق ہے تو اس کے لئے سال کا ہر موسم موسم گل کا حکم رکھتا ہے "فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر" بعض بیچارے ایسے بھی ہوتے ہیں جو یہ سبب اپنی جسمانی کمزوری یا کسی اور مجبوری کے ماہ مبارک کے بعد بھی روزہ رکھنے میں سخت مشقت محسوس کرتے ہیں۔ ایسوں کے لئے یہ رعایت ہے کہ وہ اپنی معذوری کے کفارہ کے طور پر کسی صاحب احتیاج کو پوری طرح کھانا کھلا دیا کریں۔ "وعلی الذین یطیقونہ فدیہ طعام مسکین" اس رخصت و اجازت کے باوجود بھی اگر کوئی شخص محنت و مشقت گوارا کر کے اس بڑی نیکی یعنی روزہ کو اختیار کرتا رہے' یا ایک مسکین سے زائد کو کھلاتا پلاتا رہے تو اس کے مرتبہ کا کیا پوچھنا۔ ایسی نیکی جو فرض نہ رہی ہو' اگر اختیار کی جائے تو اس کے افضل و برتر ہونے میں کیا شبہ۔ "فمن تطوع خیرا فھو اخیر لہ" یہ ایک عام اصول بتایا گیا۔ باقی اگر روزہ کی حقیقت پر نظر ہو جائے' روزہ سے جو باطنی ترقیاں مقصود ہیں' اگر ان کا علم ہو جائے تو کون ایسا ہے جو روزہ کی جانب بہ شوق و رغبت نہ دوڑے۔

یہ ماہ مبارک صرف اسی لحاظ سے مبارک نہیں کہ اس میں انسان صبر و ضبط کی خدائی طاقتوں سے نواز جاتا ہے' بلکہ اس خیر و برکت والے مہینہ کا سب سے بڑا اشرف یہ ہے کہ اسی ماہ میں اول اول' دنیا کے لئے بہترین' کامل ترین و جامع ترین ہدایت نامہ اتارا گیا۔ اسی چاند میں انسانیت کے ظلمت کدہ کو نورانیت کے بدر کامل سے پر انوار بنایا گیا اور اسی بابرکت موسم میں انسان کے کان میں پہلی بار نغمہ ازل کی سریلی آواز بیہوشوں کو بیدار اور ہوشیاروں کو مست کرنے والی پکار پہنچی' جس سے بڑھ کر کوئی دولت' جس سے اونچی کوئی نعمت' جس سے برتر کوئی رحمت' عالم تصور میں بھی موجود نہیں۔

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان قیس عامری کے پاس اگر لیلیٰ کا کوئی مکتوب یا پیام آ جاتا' تو کس طرح وہ اپنی جان نثار کرنے کو تیار ہو جاتا' اور اس مبارک گھڑی کو کس قدر عزیز رکھتا! حسن ازل کے شیدائی بھی' نامہ یار کے ورود کے زمانہ کو کیونکر بھول سکتے ہیں۔ جب جب یہ زمانہ آئے گا' اس کی یاد میں بیتاب ہو جائیں گے اور اس پاک گھڑی کی پاک سالگرہ منانے میں اپنی بھوک پیاس تک کو بھول

جائیں گے۔

فمن شهد منكم الشهر فليصمه۔

موسم بہار کی فرحتیں طراوتیں اور نشاط انگیزیاں بڑے سے بڑے افسردہ دلوں تک میں امنگ پیدا کر ہی دیتی ہیں اور گل و گلزار کی سیر سے کوئی محروم رہنا نہیں چاہتا۔ ماہ مبارک کی برکتوں' فضیلتوں اور نعمتوں کا ذکر سن کر بڑے سے بڑے بدہمت اور افسردہ دل کی رگوں میں جوش پیدا ہو جانا اور بڑے سے بڑے فرزانہ دور اندیش میں شورش و شوریدگی کا ابھر آنا قدرتی ہے۔ حالانکہ یہ آزمائش صرف ان کے لئے ہے جو اس کی جسمانی قوت بھی رکھتے ہیں۔ معذوروں پر خواہ مخواہ بار و مشقت ڈالنا ہرگز مقصود نہیں۔ ان کے جذبہ شوق کو تسکین دینے کے لئے ایک بار پھر اس ارشاد کی ضرورت ہوئی کہ معذوروں کو ان دنوں کی گنتی بعد میں پوری کر لینی چاہئے کہ مقصد آسانی راہ ہے نہ کہ تنگی۔ اللہ کی بڑائی کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کا مقصد بعد کو بھی گنتی کے دن پورے کر لینے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر۔ يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر ولتكملوا العدة ولتكبروا الله على ما هدلكم ولعلكم تشكرون۔

یہ پر بہار موسم جب کسی کے شوق و ارمان میں گزرے گا' یہ متبرک گھڑیاں جب کسی کی یاد میں بسر ہوں گی' یہ مبارک دن جب کسی کے اشتیاق میں بغیر بھوک پیاس کے صرف ہوں گے' یہ برکت والی راتیں جب کسی کے انتظار میں آنکھوں ہی میں کٹیں گی تو ناممکن ہے کہ روح میں لطافت' قلب میں صفائی اور نفس میں پاکیزگی پیدا نہ ہو جائے۔ حیوانیت دور ہو گی' ملکوتیت نزدیک آئے گی اور انسان خود اپنی ایک جدید زندگی محسوس کرے گا۔ ایسی حالت میں بالکل قدرتی ہے کہ سوز دل اور تیز ہو جائے' قرب و وصل کی تڑپ اور بڑھ جائے' تزکیہ و مجاہدہ کے اثر سے' زنگ دور ہو کر کسی کا عکس قبول کرنے کے لئے آئینہ قلب بے قرار و مضطر ہونے لگے۔ ٹھیک یہی گھڑی' ذوق طلب اور ذوق عطا' سوال اور اجابت' دعا اور مقبولیت' حاجت مندی اور کریمی' گدائی اور شاہی' بندگی و بندہ پروری کے درمیان ناز و نیاز کی ہوتی ہے۔ اس لئے قدرتاً اس منزل پر پہنچتے ہی' تجلہ غیب سے یہ صدائے بشارت کان میں آنے لگتی ہے کہ اے ہمارے پیام پہنچانے والے' ہمارے شیدائی' ہمارے پرستار' ہمارے بندے' اگر تم سے ہمارا پتہ پوچھیں' تو ان کو بتا دو کہ ہم ان سے کچھ دور نہیں' ہم تو ان سے بہت ہی قریب ہیں' ہمیں دل کی تڑپ کے ساتھ پکاریں تو سہی' ہم فوراً ان کی پکار کو سنیں گے۔ وہ صرف ہم سے اپنی لو لگائے رہیں' اور ہم پر بھروسہ رکھیں' اس سے وہ سیدھی راہ پا کر منزل مقصود تک پہنچ کر رہیں گے۔

<u>خبرنامہ اسلامی امارت افغانستان</u>

افغانستان کے بارے میں غیر جانبدارانہ رپورٹنگ کی ہدایت

طالبان حکومت نے غیر ملکی ذرائع ابلاغ کو ہدایت کی ہے کہ وہ افغانستان کے بارے میں رپورٹنگ کرتے ہوئے حقائق کو مسخ نہ کریں اور حالات و واقعات کی غیر جانبدارانہ اور صحیح رپورٹنگ کریں۔ امارت اسلامی افغانستان کے سیکرٹری داخلہ محمد خاکسار اخوند نے ایک انٹرویو میں کہا کہ غیر ملکی نامہ نگاروں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو افغانستان میں قیام کے دوران مکمل حفاظت فراہم کی جاتی ہے تاہم باوجود مکمل تعاون کے بعض غیر ملکی ذرائع ابلاغ اور ان کے نمائندے طالبان کے بارے میں معاندانہ طرز عمل روا رکھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے عالمی سطح پر طالبان کو شدت پسند سمجھے جانے کا تاثر برقرار ہے۔ ان غیر ملکی ذرائع ابلاغ کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں اور صحافتی فرائض کا تقاضا ہے کہ طالبان کے بارے میں دنیا کو آگاہ کرنے کے لئے غیر جانبدارانہ رویہ اپنائیں اور حقائق کو ان کے اصل تناظر میں پیش کرتے ہوئے درست رپورٹنگ کریں۔

طالبان نے دریائے ہلمند کا رخ موڑ کر عوام کو حیران کر دیا

طالبان نے لشکر گاہ کے پل کو بچانے کی خاطر چھ دن میں دریائے ہلمند پر بنے ہوئے ۱۵۰ میٹر لمبے پل کے مغربی کنارہ کو دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے خطرہ لاحق ہو گیا تھا اسے طالبان نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے دریا کا رخ بدل دیا۔ پانی کا رخ بدلنے کے لئے ایک بہت بڑا بند باندھا گیا ہے۔ مقامی آبادی کا کہنا ہے کہ اگر طالبان بروقت کارروائی نہ کرتے تو صوبے کے عوام بڑی مشکلات سے دوچار ہو جاتے۔

چھ میٹر چوڑی اور دس کلو میٹر لمبی نہر کھود کر صوبائی مرکز کو پانی کی فراہمی

طالبان نے دس کلو میٹر لمبی اور چھ میٹر چوڑی نہر بنا کر لشکر گاہ کو پانی فراہم کرنا شروع کر دیا ہے جس سے علاقہ میں پانی کی کمی دور ہو گئی ہے اور زراعت میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ یاد رہے کہ پچیس سال سے سابقہ حکومتیں نہر کے ذریعہ لشکر گاہ تک پانی لانے کی کوششیں کرتی رہی ہیں لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکیں کیونکہ راستہ میں ریگستان پڑتا ہے جو پانی کو جذب کر لیتا ہے لیکن جب طالبان نے نہر لانے کی کوشش کی تو وہ کامیاب ہو گئے اور پانی لشکر گاہ تک آسانی سے پہنچتا ہے۔

پنج شیر کا راستہ نہیں کھل سکا' طالبان برکہ میں ڈٹ گئے

روس کے خصوصی فوجی دستے طالبان کے خلاف احمد شاہ مسعود کی کھلم کھلا امداد کر رہے ہیں۔ نامور کمانڈر جلال الدین حقانی نے دعویٰ کیا ہے کہ روسی فوج کے مشہور لنگڑے فوجی جنرل کا کہنا ہے کہ پنج شیر کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنا دیا گیا ہے۔ اس نے اعلان کیا کہ اگر طالبان پنج شیر پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو میں ماسکو ان کے حوالے کر دوں گا۔ دنیا بھر کی اسلام مخالف قوتیں احمد شاہ مسعود کی مدد کر رہی ہیں' اور طالبان کے زیر قبضہ علاقہ میں طالبان مخالف افراد کو بغاوت پر آمادہ کرنے کے لئے ڈالروں کی یلغار کی جا رہی ہے جن کے بل بوتے پر علاقے کے باشندوں کی برین واشنگ کی جا رہی ہے تاہم ایران' روس اور بھارت کی سرتوڑ کوشش کے باوجود پنج شیر کا زمینی راستہ نہیں کھل سکا اور مسعود زمینی راستے سے طالبان کے محاصرے میں ہے۔ طالبان برکہ میں ڈٹے ہوئے ہیں اور کسی قیمت پر یہ علاقہ مسعود کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں جبکہ تخار اور پنج شیر کے راستہ میں برکہ اور خنجان کے علاوہ مشہور سرنگ بھی رکاوٹ ہے' جسے خود مسعود نے بارود کے ذریعے تباہ کر دیا تھا۔

وعظ و تبلیغ کے ساتھ تعمیل و تنفیذ کی قوت بھی ضروری ہے

عالمی سطح پر یہ بات تسلیم کی گئی ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر امارت کی ایک مضبوط اور طاقتور وزارت ہے جس کی اہمیت واضح اور نمایاں ہے۔ اسلامی امارت افغانستان کے چیف جسٹس مولوی نور محمد ثاقب نے کہا کہ شہروں میں مستور عورتوں کی آمد و رفت' نماز باجماعت کی پابندی اور شہر میں رہنے والے تمام افراد کے چہروں پر سنت نبوی کے اثرات اس وزارت کے اہلکاروں کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے بغیر اسلامی نظام حکومت کا تصور غلط ہے' وعظ و تبلیغ کے ساتھ تعمیل اور تنفیذ کی قوت ضروری ہے۔

"پاکستان عوامی اتحاد" پر تبصرہ کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا

وسائل کا صحیح انتظام اور استعمال ہمیں بیرونی امداد سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا سکتا ہے!

"کشکول شکن" حکومت کا آئی ایم ایف سے 5.5 ملین ڈالر کا اقتصادی بیل آؤٹ

حکومت راہِ راست اختیار نہیں کر رہی، جبکہ اپوزیشن کی بھی کوئی کل سیدھی نہیں

مرزا ایوب بیگ، لاہور

ایمپرس مارکیٹ کراچی میں ایک ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام کو امن سے غرض ہے، عوام کو اس بات سے کوئی تعلق نہیں کہ امن قائم کرنے کے لئے آئین کی دفعہ ۲۳۲ یا ۲۴۵ کا استعمال صحیح ہوا ہے یا غلط۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے ایک ایک آدمی سے پوچھ لیں وہ امن قائم کرنے کے سلسلے میں ہمارے حالیہ اقدامات کی حمایت کرے گا۔ وزیر اعظم کی یہ بات کلیتاً نہ سہی جزوی طور پر درست ہے کہ عوام کو آم کھانے سے غرض ہوتی ہے پیٹر گننے سے نہیں۔ خصوصاً ایسے ملک میں جہاں اولاً یہ کہ خواندگی کی شرح انتہائی کم ہو، ثانیاً جمہوری روایات ایسی پختہ نہ ہوں اور ثالثاً یہ کہ جہاں لوگ غم روزگار کے ہاتھوں غم جاناں سے نجات حاصل کر رہے ہوں وہاں عوام آئین کی موشگافیوں اور قانون کی پیچیدگیوں میں کہاں پڑیں گے۔ ظاہر ہے کہ عوام کو اصلاً اپنی جان، مال اور عزت کی حفاظت درکار ہے۔

وزیر اعظم کے ان ارشادات کے حوالے سے ہم ان کی خدمت میں یہ عرض کریں گے کہ جس طرح عوام آئینی دفعات سے لاتعلق رہ کر امن کے خواہاں ہیں اسی طرح انہیں اس بات سے بھی کوئی غرض نہیں ہوتی کہ حکومت کی اقتصادی پالیسی کتنی اور کیسی شاندار ہے۔ عوام یہ نہیں دیکھتے کہ حکومت نے اقتصادی بیل آؤٹ پیکج آئی ایم ایف سے کتنی کامیابی سے حاصل کیا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر زرعی اور صنعتی ترقی کے دکھائے جانے والے انتہائی اونچے گراف کو وہ مزاحیہ پروگرام سمجھ کر دیکھتے ہیں۔ انہیں تو اس سے تعلق ہے کہ دو سال قبل ۵ یا ۶ روپے فی کلو ملنے والا پیاز انہیں ۳۶ روپے فی کلو دستیاب ہوتا رہا ہے اور ۱۹۹۵ـ۹۶ء میں جب اقتصادی پالیسیاں انتہائی ناقص تھیں تو ٹماٹر ۱۰ روپے کلو تھے، جبکہ دو سالوں میں ان کی تنخواہوں میں محض تین سو روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں چھوٹے اور درمیانے درجہ کے تاجر جنہوں نے نواز شریف کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر مسند اقتدار پر بٹھایا تھا، کاروباری حالات سے سخت نالاں اور بیزار ہیں۔ مسلم لیگ کی حکومت قائم ہوئے دو سال پورے ہونے کو ہیں، عوام کے کانوں میں میاں نواز شریف کی بحیثیت وزیر اعظم پہلی تقریر کے یہ الفاظ اب بھی گونج رہے ہیں جس میں انہوں نے کہا تھا "دو سال کی مشقت کاٹ لیں اس کے بعد عیش ہی عیش ہیں"

کشکول شکن حکومت کے وزیر خزانہ اور وزیر تجارت نے چند روز قبل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا ہے کہ پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے عالمی مالیاتی فنڈ کے وفد نے طویل مذاکرات کے بعد پاکستان کی امداد بحال کرتے ہوئے ۵.۵ بلین ڈالر کے اقتصادی بیل آؤٹ پیکج کی منظوری دے دی ہے۔ اس پیکج کے ذریعے پاکستان کو ۱.۳۳۳ بلین ڈالر نقد ملیں گے جب کہ ۳.۵ بلین ڈالر کی ری شیڈولنگ ہوگی۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے قرضوں کا حجم بتیس ارب ڈالر سے بڑھ کر ساڑھے سینتیس ارب ڈالر ہو جائے گا اور آئندہ سود اسی رقم پر ادا کیا جائے گا لیکن اقتصادی صورت حال بہتر بنانے کے لئے صرف ایک ارب تینتیس کروڑ ڈالر نقد ملیں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم نے کیا فروخت کر کے یہ رقم حاصل کی ہے، آج کی دنیا جو اقتصادیات کی دنیا ہے صحیح معنوں میں لین دین کی دنیا ہے اور امریکہ، جہاں یہودی ذہنیت اقتدار پر مضبوط گرفت رکھتی ہے، ایک پسماندہ اور غریب مقروض ملک سے کوئی گھاٹے کا سودا کرے گا، ایسا سوچنا محض سادگی اور بھولپن ہے۔ درحقیقت ایک مسلم ملک کو ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنا اس کا اصل ہدف ہے جس کی طرف وہ بڑی احتیاط لیکن تسلسل سے بڑھ رہا ہے۔ قرض کی فراہمی پر بی بی سی کا تبصرہ بڑا معنی خیز ہے۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ اس قرض سے پاکستان چھ ماہ تک سانس لینے کے قابل ہو گیا ہے۔

جو لوگ یہ توقع رکھتے ہیں کہ وزیر اعظم اپنے امریکہ کے دورے کے دوران C.T.B.T پر دستخط کر دیں گے وہ نواز شریف کے انداز سیاست سے بالکل نابلد ہیں۔ یہ دستخط کبھی امریکہ میں نہیں ہوں گے اور اگر یہ ممکن ہوا اور C.T.B.T کے چارٹر نے اجازت دی تو اس پر دستخط وزیر خارجہ کے ہوں گے وگرنہ صدر مملکت اس پر دستخط کریں گے۔ البتہ یہ بات قرائن سے واضح ہو رہی ہے کہ امریکہ پاکستان کے معاملے میں اب C.T.B.T کی بجائے N.P.T اور F.M.C.T پر دستخطوں کا راستہ ہموار کر رہا ہے۔

ہماری رائے میں پاکستان نے ماضی کی طرح اب بھی ایک سنہری موقع کھو دیا ہے۔ ہماری رائے میں ایٹمی دھماکہ کے نتیجہ میں لگنے والی پابندیوں کو بنیاد بنا کر یہ اعلان کر دینا چاہئے تھا کہ ہم اپنے قرض کی ادائیگی اس وقت تک مؤخر کرتے ہیں جب تک ہم آسانی سے ادا کرنے کے قابل نہیں ہو جاتے۔ راقم کے علم میں یہ بات اچھی طرح ہے کہ ایسا کرنا اتنا سادہ اور آسان نہیں ہے جتنا کہ دینا یا لکھ دینا آسان ہے۔ لیکن ہمیں اپنی صورتحال کا اچھی طرح جائزہ لینا چاہئے تھا۔ دنیا میں اس وقت ہماری حالت ایک ایسے بھوکے اور مفلس کی سی ہے جس کے پاس کھانے کو تو کچھ نہیں لیکن ایک لوڈڈ کلاشنکوف اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی ہے۔ امریکہ جانتا ہے کہ ایسا مسلح گدا گر کچھ بھی کر سکتا ہے، لہٰذا اسے حکمت سے قابو کرنا ہوگا۔ حال ہی میں یہ

خبر آئی ہے کہ دو ایٹمی سائنس دانوں نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی یقین دہانی پر یہ انکشاف کیا کہ ہم اپنی ایٹمی صلاحیت اور ٹیکنالوجی منتقل کرسکتے ہیں اور امریکہ ہمیں ایسا کرنے سے کیوں روکتا ہے جبکہ وہ خود ایسا کررہا ہے۔ لیبیا' ایران اور کئی دوسرے ممالک خصوصاً امریکہ مخالف کیمپ کے ممالک ہمیں منہ مانگے دام دینے کو تیار ہیں جس سے ہمارے قرضے آسانی سے اتر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں اندرون ملک وسائل کا صحیح انتظام اور استعمال ہمیں بیرونی امداد سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات دلا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے اہم ترین ضرورت قومی یکجہتی اور ہم آہنگی کی ہے لیکن بدقسمتی سے وطن عزیز میں باہمی رنجش اور کشاکش' پوائنٹ آف نو ریٹرن تک پہنچ چکی ہے۔ حکومت اپوزیشن کو کچلنے پر آمادہ ہے اور اپوزیشن حکومت کو ایک دن کے لئے برداشت کرنے کو تیار نہیں۔

اپوزیشن کا ذکر آیا ہے تو پاکستان عوامی اتحاد پر تبصرہ ناگزیر ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں جتنے اتحاد آج تک تشکیل دیئے گئے ہیں یہ سب منفی بنیادوں پر تشکیل دیئے گئے۔ سب کا ایک نکاتی ایجنڈا رہا ہے کہ حاکم وقت کی ٹانگ گھسیٹ کر اسے اقتدار سے الگ کردو چاہے اس کھینچا تانی سے ملک کو جتنا بھی نقصان پہنچ جائے۔ پاکستان عوامی اتحاد بھی صرف نواز ہٹاؤ کے ایک نکتہ پر متفق ہے۔ اس اتحاد میں صرف دو ایسی جماعتیں ہیں جو عوام میں کچھ پذیرائی رکھتی ہیں۔ ایک پاکستان پیپلز پارٹی اور ایک پاکستان عوامی تحریک۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ بے نظیر بھٹو کی پاکستان پیپلز پارٹی ایک خالصتاً سیکولر جماعت ہے اور اس کی لیڈر اسلامی تعزیرات کو وحشیانہ سزائیں قرار دے چکی ہیں اور ڈاکٹر پروفیسر علامہ طاہر القادری کی پاکستان عوامی تحریک خالصتاً مذہبی جماعت ہے جو پاکستان میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کی دعویدار ہے۔ اتحاد کو اقتدار ملنے کا ابھی دور دور امکان نہیں لیکن ایک دوسرے پر غالب آنے کے لئے وہ ہر معاملے میں ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو رہے ہیں۔ نعرہ بازی' جھنڈے لہرانے اور سٹیج پر موجودگی کے حوالہ سے ابھی سے ان کی باہمی سرپھٹول جاری ہے۔ ہمیں خاص طور پر طاہر القادری صاحب کے طرز عمل پر شدید دکھ ہوا ہے کہ نواز دشمنی میں انہوں نے انتہائی بے اصولی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک سیکولر جماعت سے اتحاد کرلیا۔ جماعت اسلامی بھی اپوزیشن جماعت ہے اس سے اتحاد کیا جاسکتا تھا اور اگر ایسا ممکن نہیں تھا تو تن تنہا جدوجہد میں کوئی حرج نہیں تھا لیکن انہیں کسی صورت میں کسی سیکولر جماعت سے اتحاد نہیں کرنا چاہئے تھا۔ بہرحال یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ حکومت بھی راہ راست اختیار نہیں کررہی اور اپوزیشن کی بھی کوئی کل سیدھی نہیں۔

سی ٹی بی ٹی

قتل نامے پر دستخط

جنرل (ریٹائرڈ) حمید گل کے انٹرویو سے ایک اقتباس

"سی ٹی بی ٹی کے بارے میں سب سے بڑا جھوٹ یہ بولا جارہا ہے کہ یہ معاہدہ نہ تو کسی دباؤ کے تحت ہو رہا ہے اور نہ ہی یہ امریکہ سے ہو رہا ہے' بلکہ اقوام متحدہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ مذاکرات جنیوا میں ہوتے اور کوفی عنان اور اس کے نمائندوں کے ساتھ ہوتے' ٹالبوٹ سے خفیہ مذاکرات کا کیا مطلب؟ بات چیت امریکہ کے ساتھ ہو رہی ہے اور واشنگٹن اور لندن میں ہو رہی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس معاہدے کے پیچھے امریکہ ہے جس نے قدم قدم پر ہمیں دھوکہ دیا' وہ امریکہ جس نے حال ہی میں ہماری سمندری اور فضائی حدود کی خلاف ورزی کی اور ہمارے پڑوسی ملک افغانستان کے خلاف سنگین جارحیت کا مرتکب ہوا' جس نے ہمارے چودہ شہریوں کو شہید کیا' جو دنیا کا کوئی قانون ماننے کیلئے تیار نہیں ہے اور جس نے عملاً اقوام متحدہ کے ادارے کی حیثیت صفر کر کے رکھ دی ہے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ پاکستان پر امریکہ نہیں بلکہ اقوام متحدہ کا دباؤ ہے اور آئی ایم ایف اور عالمی بینک بھی اس معاملے میں "معصوم" ہیں تو وہ کس کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ امریکہ اور یہودی لابی کی خواہش اور دباؤ پر ہو رہا ہے۔ سی ٹی بی ٹی کا واضح مقصد اور ہلاکت خیز مقصد (deadly purpose) یہ ہے کہ ہماری نیوکلیئر صلاحیت کو ختم کردیا جائے اور ہماری ترقی کی تمام راہیں مسدود کر دی جائیں۔ ظاہر ہے طاقتور ممالک تو اپنی ایٹمی صلاحیت ختم نہیں کریں گے' صرف کمزوروں کو معاہدے کے جال میں پھنسا کر ایسا کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ جیسا کہ آج شدید اقتصادی دباؤ کے تحت اور بدحالی کو جواز بنا کر ہمیں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ کل یہی دباؤ ہماری جوہری طاقت کے مکمل خاتمے کیلئے استعمال کیا جائے گا۔ اس معاہدے کے اساسی مقصد میں یہ بات وضاحت سے درج ہے۔ ذرا یہ الفاظ ملاحظہ ہوں :

·Stressing Therefore the need for continued systematic and progressive under effort to reduce nuclear weapons globally with ultimate goal of eliminating those weapons and of general and complete disarment strict effective international control.

"لہٰذا عالمی سطح پر جوہری ہتھیاروں میں کمی لانے کیلئے منظم اور ترقی پسندانہ کوششوں کی ضرورت پر زور دینے کا منتہائے مقصود یہ ہے کہ ان ہتھیاروں کو ختم کیا جائے اور مضبوط موثر بین الاقوامی کنٹرول اور کوششوں سے بالآخر ان کا مکمل خاتمہ کردیا جائے گا"۔

یہاں یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ مختلف ممالک نے جوہری تجربے کے لئے مختلف پیداوار مقرر کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ سب سے کم وزن ۱.۸ گرام کی تعداد امریکہ نے تجویز کی' مگر بالآخر صفر کو بنیادی اکائی قرار دے دیا گیا۔ اگلی شق میں واضح طور پر یہ کہہ دیا گیا ہے کہ ہتھیاروں کی کوالٹی' ان کی ترقی اور ریسرچ پر مکمل پابندی عائد کردی جائے گی۔ اسی دیباچے کی شق ۱۰ صفحہ ۲ میں انسپکشن کے ضمن میں جوہری قوت کی ہر مقدار پر پابندی کی بات کی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ تجربے کی مقدار صفر سے شمار ہوگی۔ اس کا محض "خطرناک" ہونا ہی اس پر پابندی عائد کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

·It is generally understood that zero yield would apply to any nuclear which become·Artical·I_s_can be discribed as nuclear explosion hoequer low its yield:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ملک ہمارے خلاف یہ شکایت کردے کہ کہوٹہ میں دو گرام نیوکلیئر دھماکہ کیا گیا ہے تو انسپکٹر فی الفور ۲۶ ممالک کی منظوری سے آکر کہوٹہ کی انسپکشن کرسکتے ہیں۔ سی ٹی بی ٹی تاریخ انسانی کا واحد معاہدہ ہے جس میں محض جاسوسی کی بنیاد پر حاصل کی جانے والی معلومات کی بنیاد پر بھی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اب یہ کہنا کہ ۲۶ ممبران یعنی کل ۵۱ فیصد سادہ اکثریت کو بلاجواز ہمارے خلاف فیصلے کے لئے مجبور نہیں کیا جاسکتا تو یہ بات تاریخی حقائق سے انکار ہے۔ ہمارا تو یہ حال ہے کہ سوڈان اور افغانستان کے خلاف حالیہ امریکی دہشت گردی کے خلاف اسلامی کانفرنس کے ۵۶ ممالک اپنا احتجاجی اجلاس تک نہیں بلا سکے' تو پھر ان ۲۶ ممبران کو ہمارے خلاف اکسانا کیا دشوار ہوگا' جن میں ظاہر ہے سارے کے سارے اسلامی ممالک نہیں ہوسکتے۔ اس طرح ہماری حساس اور نازک تنصیبات بین الاقوامی انسپکشن کے بہانے تباہی سے دوچار ہوسکتی ہیں۔ ہم انکار کریں گے تو ہمارا وہی حشر ہوگا جو عراق کا ہوا۔ پھر ہم پر آسانی سے بین الاقوامی پابندیاں لگادی جائیں گی۔ شیر اور بکری کے درمیان جو معاہدہ ہوتا ہے' اس میں بکری کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ابھی تک ہمارے خلاف کوئی پابندی عائد نہیں ہوئی صرف امریکہ نے پابندیاں عائد کی ہیں۔ لیکن سی ٹی بی ٹی کے بعد ہم پر عالمی پابندیاں عائد کرنے کا "معقول" بہانہ مل جائے گا"۔

شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا "میں پاکستان کیسے توڑ سکتا ہوں!"

پاکستان توڑنے میں بھٹو کا بھی کردار ہے اگرچہ اصل ذمہ داری ایوب خان کے سر ہے

یحییٰ خان نے شیخ مجیب الرحمٰن کو اقتدار کی بجائے آدھا ملک ہی دے دیا!

سقوط مشرقی پاکستان کے بارے میں اقبال احمد خان کے خیالات

اقبال احمد خان نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے کیا اور "اختتام" بھی۔ موصوف محمد خان جونیجو کے دور حکومت میں وزیر قانون کے منصب پر فائز رہے' انہیں آئین کی متنازعہ ترین آٹھویں ترمیم کے خالق کی حیثیت بھی حاصل ہے۔ بے نظیر کے دور حکومت میں مسلم لیگ چٹھہ گروپ کے کوٹہ سے اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کا اعزاز بھی حاصل کر چکے ہیں۔ مسلم لیگ سے قربت کی وجہ سے قومی نوعیت کے بہت سے واقعات کے عینی شاہد بھی ہیں۔ سقوط مشرقی پاکستان کے بارے میں ان کے بعض خیالات چونکہ انکشافات کا درجہ رکھتے ہیں لہٰذا "یوم سقوط مشرقی پاکستان" کے موقع پر انہیں ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے"۔ (ادارہ)

پاکستان توڑنے کی اصل ذمہ داری صدر ایوب خان کے سر پر ہے۔ اس لئے کہ ایوب خان نے بلاجواز مارشل لاء لگایا تھا۔ مشرقی پاکستان میں علیحدگی کی بنیاد اسی وقت پڑ گئی تھی اس لئے کہ مشرقی پاکستان والوں کو یہ احساس ہو چکا تھا کہ ۱۹۶۲ء کے آئین کے تحت جو بی ڈی سسٹم متعارف کرایا گیا ہے' اس کے بعد مشرقی پاکستان کے لوگوں کی اقتدار کی باری نہیں آ سکتی۔ مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کو مغربی پاکستان کی نسبت مشرقی پاکستان سے کہیں زیادہ تائید حاصل ہوئی تھی مگر مادرِ ملت اس کے باوجود ہار گئیں' اس سے بھی مشرقی پاکستان کے لوگوں نے سوچا کہ ہم ووٹ کے ذریعے تبدیلی نہیں لا سکتے۔ ۱۹۶۸ء میں منعقدہ نیشنل قومی کانفرنس میں شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا تھا کہ پاکستان کے آئین میں یہ پروویژن رکھ دی جائے کہ ملک کا صدر ایک بار مغربی پاکستان سے اور ایک بار مشرقی پاکستان سے ہوگا' ہم اس آئین کو تسلیم کر لیں گے لیکن ایوب خان نہیں مانے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے کئی اور اسباب بھی ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ مشرقی پاکستان' پاکستان کیلئے ایک بوجھ (Liability) ہے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں بھٹو کا بھی رول ہے۔ کیونکہ اس کے یحییٰ خان کے ساتھ کافی تعلقات تھے۔ ایک جانب یحییٰ نے ڈھاکہ میں اعلان کر دیا کہ شیخ مجیب الرحمٰن پاکستان کے اگلے وزیراعظم ہوں گے لیکن پھر انہیں اقتدار نہ دیا بلکہ بعد میں آدھا ملک ہی دے دیا۔ اصل میں یہ سازش لاڑکانہ میں بنی جب یحییٰ خان نے شیخ مجیب الرحمٰن سے کہا کہ اگلے پرائم منسٹر آپ ہوں گے تو واپسی پر یحییٰ خان کو بھٹو نے لاڑکانہ بلایا' وہاں بھٹو نے بڑا اہم فنکشن کیا۔ اس وقت "سن" اخبار نے خبر چھاپی تھی کہ "under the shadow of a mango tree" یحییٰ اور بھٹو نے لان میں آم کے پیڑ تلے گفتگو کی' یوں یحییٰ خان کا ذہن بدل گیا۔ یحییٰ خان نے شیخ مجیب الرحمٰن کو اقتدار دینے کی بجائے اس کے خلاف فوجی ایکشن کیا۔ جنرل عمر نے کونسل مسلم لیگ پر دباؤ ڈالا کہ وہ مشرقی پاکستان میں منعقدہ پارلیمنٹ کے اجلاس کے بائیکاٹ کی قرارداد پاس کریں۔ ائیر مارشل نور خان نے میاں ممتاز دولتانہ سے کہا کہ جنرل عمر کون ہوتا ہے' ہمیں یہ ایکٹ دینے والا! یحییٰ خان اینڈ کمپنی کا موقف تھا کہ اگر ڈھاکہ میں اسمبلی کا اجلاس ہو جاتا تو شیخ مجیب الرحمٰن اپنے چھ نکات کی بنیاد پر آئین بنا دیتا۔ مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی کو چھوڑ کر دیگر ممبران قومی اسمبلی نے یونائیٹڈ کولیشن پارٹی تشکیل دی' اس اتحاد کا مقصد مجیب کو سپورٹ کرنا تھا' اس پر بھٹو سخت مشتعل ہو گئے۔

شیخ مجیب الرحمٰن کی طرف سے عبدالصمد نے دولتانہ کو آمادہ کیا کہ مغربی پاکستان کے ۵۴ ممبرز قومی اسمبلی پیپلز پارٹی کے خلاف متحد ہو جائیں اور پی پی پی کی پروا نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے مسودہ میں جو ترمیم مغربی پاکستان کے ممبران اسمبلی تجویز کریں گے' ہم بغیر ڈسکشن کے اسے مان لیں گے۔ دولتانہ صاحب ۲۸ یا ۲۹/ مارچ ۷۱ء کو کراچی سے ڈھاکہ جانے والے تھے کہ جہاز میں بیٹھے دولتانہ کو یحییٰ خان کا پیغام آیا کہ ہم دونوں بعد دوپہر ڈھاکہ جائیں گے' مگر بعد میں اسی روز قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی کرنے اعلان کر دیا گیا۔ اجلاس کے التواء کا اعلان ہوتے ہی مشرقی پاکستان میں شدید ہنگامے شروع ہو گئے۔ بعد میں ممتاز دولتانہ اور سردار شوکت حیات وغیرہ مشرقی پاکستان گئے۔ شیخ مجیب الرحمٰن سے ممتاز دولتانہ نے سوال کیا' شیخ صاحب آپ نے پاکستان کو ایک رکھنا ہے یا دو پاکستان رکھنے ہیں۔ اگر آپ نے پاکستان توڑنا ہے تو پھر ہمارے بس میں نہیں کہ ہم اسے بچا لیں۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا کہ میاں صاحب! میں پاکستان کیسے توڑ سکتا ہوں۔ میں نے پاکستان موومنٹ میں اپنی جوانی گزار دی ہے' میں پاکستان کو ایک رکھنا چاہتا ہوں۔ میاں دولتانہ نے ان سے کہا کہ یحییٰ خان کہتے ہیں کہ آپ دو اسمبلیوں والی تجویز واپس لیں۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا کہ میاں صاحب! جس نے یہ تجویز دی ہے وہ واپس لے' میں کیسے واپس لوں۔ دو اسمبلیوں کی تجویز بھٹو نے دی تھی۔ سردار شوکت حیات کہتے ہیں کہ شیخ مجیب الرحمٰن نے ہمیں اپنے گھر بلا بھیجا۔ مجیب الرحمٰن نے میاں ممتاز دولتانہ سے کہا میاں صاحب! حالات خراب ہیں' ملٹری ایکشن ہونے والا ہے' آپ لوگ واپس چلے جائیں۔ میں نے آپ کی واپسی کا انتظام کر دیا ہے۔ ساتھ ہی شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا کہ میاں صاحب ہم دوبارہ کبھی نہیں ملیں گے لیکن جنت میں ملیں گے کیونکہ ہم نے پاکستان بنانے کیلئے مشترکہ جدوجہد کی تھی اور ہمارا یہ فعل ہمیں جنت میں لے جائے گا۔ اگر میں چاہوں تو میں مشرقی پاکستان سے بھاگ سکتا ہوں۔ بوڑھی گنگا کے پیچھے چلا جاؤں تو مجھے یحییٰ خان کا باپ بھی نہیں پکڑ سکتا۔ لیکن فیصلہ یہ کرنا ہے کہ میں محب وطن کی حیثیت سے مروں یا

(باقی صفحہ ۹ پر)

حدیثِ دل

فرقان دانش خان

سانجھے دکھ

میں جب کسی ادیب کے افسانے میں معاشرتی ناانصافیوں کے بارے میں پڑھتا ہوں تو..... دل ہی دل میں..... کڑھنے لگتا ہوں۔ کسی ناول نگار نے اپنے ناول میں فرعونی جبرواستحصال کی تصویر کشی کی ہو..... تو میں بھی..... اندر ہی اندر..... اپنے احساسات کے پریشر ککر میں کھولنے لگتا ہوں۔ کسی تجزیہ نگار نے اپنے تجزیہ میں مساوات کے علمبرداروں کی قائم کردہ معاشی مساوات پر..... گھٹن کے شکار لوگوں کی..... حالت بیان کی ہو تو میرا دم بھی گھٹنے لگتا ہے۔ کسی مضمون نگار کے مضمون میں اگر میرے ملک کے الجھے ہوئے مسائل کا تذکرہ ہو تو میرا ذہن بھی الجھنے لگتا ہے۔ کسی قلم کار نے اپنی تخلیق میں طبقاتی تفریق سے پیدا ہونے والے غموں پر قلم اٹھایا ہو تو میں بھی غمگین ہو جاتا ہوں۔

لیکن..... میں پھر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ میرے وطن کے ادیبوں' افسانہ نگاروں اور قلم کاروں کا احساس ابھی زندہ ہے۔ ان کا دل پریشان حال لوگوں کے دلوں کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ ہاں ایک سوال ہے کہ مجھے اداس کئے رکھتا ہے۔ میری اداسیوں کو گہرا..... اور گہرا کئے جاتا ہے کہ آخر..... ان مسائل کا کوئی حل بھی ہے؟ کیا ان افسانوں' ناولوں' تجزیوں اور مضامین میں نشاندہی سے یہ مسائل حل ہو جائیں گے؟ دل کہتا ہے نہیں..... نہیں..... ہرگز نہیں۔ میں پھر پریشان ہو جاتا ہوں۔ کہ قارونوں' ہامانوں کے اس ڈرامے کے بے بس کرداروں کا کیا بنے گا؟

اور پھر..... یہی دل میرے کان میں سرگوشی کرتا ہے..... کہ ہاں..... ایک حل ہے۔ اگر یہ تخلیق کار' یہ مفکرین' یہ دانشور' یہ مصنفین جو سرطانی معاشرے کے سرطان زدہ لوگوں کے دکھوں کا گہرا شعور رکھتے ہیں۔ اگر رحمت اللعالمین ﷺ کی سنت کے مطابق میدان عمل میں آئیں اور انسانوں کو طاغوت کی غلامی سے نکالنے کے لئے عدل وقسط پر مبنی نظام اجتماعی برپا کرنے کے لئے جدوجہد کریں تو ان کے دکھوں کا مداوا ہو سکتا ہے..... جی ہاں..... یہی انقلاب میرے..... آپ کے..... ہم سب کے..... سانجھے دکھوں کا مداوا ہے۔

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

دسمبر کا مہینہ مملکت پاکستان کے دولخت ہونے کا مہینہ ہے۔ آج سے ۲۷ سال قبل ۱۶/ دسمبر ۱۹۷۱ء کو سقوط ڈھاکہ کا سانحہ پیش آیا تھا۔ اسی مناسبت سے دسمبر ۹۶ء میں ندائے خلافت کا ایک خصوصی شمارہ' جو دیدہ زیب ٹائٹل اور ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے' ایک خصوصی نمبر کے طور پر شائع کیا گیا تھا۔ یہ شمارہ سقوط مشرقی پاکستان کے حوالے سے ایک اہم تاریخی و تحقیقی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ خصوصی شمارہ محدود تعداد میں مکتبہ انجمن میں موجود ہے جو احباب اس موضوع سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہوں وہ مکتبہ انجمن خدام القرآن' قرآن اکیڈمی' 36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور (فون: 3-5869501) سے یہ شمارہ حاصل کر سکتے ہیں:

قیمت فی شمارہ: 20 روپے

خصوصی شمارے کی جھلکیاں

○ حقائق کو تسلیم کرنے کی بجائے طاقت کا بھونڈا استعمال کیا گیا

یوم سقوط مشرقی پاکستان کی تقریب سے ڈاکٹر اسرار احمد کا خطاب

○ ۷/ دسمبر ۱۹۷۰ء سے ۱۶/ دسمبر ۱۹۷۱ء تک

سانحہ مشرقی پاکستان کی تاریخ وار رُوداد

○ مجیب اور یحییٰ خان کے درمیان افہام و تفہیم ہو چکی تھی لیکن.....

حمود الرحمٰن کمیشن کے سامنے سابق وائس ایڈمرل ایس ایم احسن کا بیان

○ پاکستان کیسے ٹوٹا' کس نے توڑا؟

بزرگ اور کہنہ مشق صحافی عبدالکریم عابد کا تجزیہ

○ پاکستان توڑنے کا ذمہ دار کون ہے؟

انٹرویوز: جنرل اعظم خان ○ خواجہ سید خیرالدین

○ جناب محمود علی ○ پیر محسن الدین

ملاقاتیں

○ بنگالی مسلمان علیحدگی کے ذمہ دار نہیں' قصوروار ہم ہیں!

میجر جنرل (ر) محمد حسین انصاری

○ ہم نے جغرافیائی حقائق نظرانداز کر دیئے: ڈاکٹر اسرار احمد

○ شیخ مجیب الرحمٰن سے ایک ملاقات کی روداد

بھٹو سے میں نے کہا تھا کہ "وہ لوگ میرے بعد تمہاری کھال بھی کھینچ لیں گے"

○ کلمۂ شہادت۔ ایک قسط وار شہید

پاکستان کے ایک پروانہ وار عاشق مولوی فرید احمد کی رُوداد شہادت

○ شیخ مجیب الرحمٰن کے قتل کی کہانی

شیخ حسینہ واجد کی زبانی

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

ڈاکٹر عبدالسمیع کا ابرڈین (سکاٹ لینڈ) میں خطاب

ڈاکٹر عبدالسمیع ۱۴/نومبر ۱۹۹۸ء کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر ابرڈین ہوائی اڈے پر پہنچے۔ اس سے قبل انہیں ابرڈین آنے کے لئے سات گھنٹے تک لندن کے ہوائی اڈے پر رکنا پڑا' اس طرح وہ گزشتہ ۲۴ گھنٹے سے مسلسل سفر کی حالت میں تھے جبکہ اسی شام آٹھ بجے یہاں ان کے خطاب کا پروگرام تھا۔ بہرحال تکان کے باوجود وہ وقت مقررہ پر مسجد میں پہنچے۔ جہاں احباب ان کا خطاب سننے کے لئے جمع تھے ڈاکٹر عبدالسمیع نے "نبیؐ کی سیرت کی روشنی میں احیاءِ اسلام کا کام" کے موضوع پر خطاب کیا اور آخر میں حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ دوسرے روز رات ساڑھے آٹھ بجے انہوں نے "اسلام کا سماجی نظام" کے عنوان سے خطاب کیا۔ دونوں پروگرام نہایت حوصلہ افزاء رہے۔ شرکاء کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسمیع کا خیال تھا کہ امیر محترم کی یہاں آمد بہت نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے۔

(محمد طارق' ابرڈین)

لاہور جنوبی کا "دعوت فورم"

۲۳/اکتوبر کو بعد نماز مغرب تنظیم اسلامی لاہور جنوبی نے "دعوت فورم" کے زیر اہتمام "علم و تعلیم اور قرآن" کے موضوع پر اساتذہ کے لئے دوسری نشست کا اہتمام کیا۔ دعوت فورم کے مہمان خصوصی ڈاکٹر عارف رشید معتمد انجمن خدام القرآن لاہور تھے جبکہ صدارت ڈاکٹر ابصار احمد صدر شعبہ فلسفہ' پنجاب یونیورسٹی نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض اعجاز خان ناظم لاہور جنوبی نے سرانجام دیئے۔ اس نشست میں پروفیسر مزمل احسن شیخ نے بھی خطاب کیا۔ "دعوت فورم" کے میزبان غازی محمد وقاص تھے۔

پروگرام کا آغاز حافظ محمد اصغر کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن لاہور کے پروفیسر مزمل احسن شیخ نے ایمان افروز درس حدیث دیا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلا معلم خود اللہ تعالیٰ ہے جس کا فرمان ہے کہ عالم اور جاہل کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کا پہلا حکم "اقراء" یعنی پڑھو ہے۔ عربی کو سیکھنا ہرگز مشکل نہیں ہے عربی تو لسان حبیبؐ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے' جیسا کہ سورۃ القمر میں بار بار بیان ہوا ہے کہ "ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے ہے کوئی یاددہانی حاصل کرنے والا"۔

سٹیج سیکرٹری نے گزشتہ نشست میں چوہدری رحمت اللہ بٹر کے خطاب کا خلاصہ بیان کیا۔ بعد ازاں نشست کے مہمان خصوصی ڈاکٹر عارف رشید نے سورہ رحمٰن کی ابتدائی چار آیات کا درس دیا۔ انہوں نے کہا کہ سورۂ رحمٰن کی ابتدائی چار آیات میں اللہ تعالیٰ نے چوٹی کی چار چیزوں کا ذکر کیا ہے۔ پہلی آیت میں اللہ کے ننانوے ناموں میں سے خوبصورت ترین اور پیارا ترین نام رحمٰن آیا ہے۔ دوسری آیت میں "تعلیم قرآن" کا ذکر ہے۔ گویا قرآن ہی وہ بہترین علم ہے جو اس کی رحمت کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ تیسری آیت میں تخلیق انسان کا ذکر ہے جو چوٹی کی مخلوق ہے۔ چوتھی آیت میں انسان کی قوت گویائی کا تذکرہ ہے' یہ قوت انسان کی صلاحیتوں میں سے سب سے اعلیٰ صلاحیت ہے۔ فلاسفہ اسے حیوان ناطق بھی کہتے ہیں۔ دماغ کا چالیس فیصد حصہ اظہار بیان کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔ ان چار آیتوں میں چار چوٹی کی چیزوں کا بیان کر کے بتا دیا گیا ہے کہ بہترین انسان وہ ہے جو زبان و بیان کو تعلیم و تعلم قرآن کے لئے وقف کر دے۔ انہوں نے حضور ﷺ کا یہ فرمان بھی بیان کیا کہ ایسا شخص جس کو اس حالت میں موت آئی کہ وہ احیاءِ اسلام کے لئے علم حاصل کر رہا تھا' اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں صرف ایک درجے کا فرق ہو گا۔

آخر میں صدر مجلس پروفیسر ڈاکٹر ابصار احمد' صدر شعبہ فلسفہ' پنجاب یونیورسٹی لاہور نے خطاب کیا۔ انہوں نے جناب منظور حسین کی خدمات کا تذکرہ کیا' جنہوں نے یہ جگہ انجمن کے لئے وقف کی ہے۔ بعد ازاں ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی شخصیت اور خدمات کا ذکر کیا اور کہا کہ موصوف نے علمی اور عملی دونوں محاذوں پر کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تخلیق آدم کے بعد تعلیم و تعلم دوسرا بڑا کام ہے۔ تعلیم قرآن کی دو سطحیں ہیں' ایک تذکر بالقرآن جو بہت آسان ہے' دوسری تدبر بالقرآن ہے جو قدرے مشکل ہے۔ انہوں نے انجمن خدام القرآن لاہور کے سہ ماہی انگریزی رسالہ Quranic Horizons کو بھی ایک گراں قدر علمی جریدہ قرار دیا۔

آخر میں انہوں نے حضور ﷺ کی یہ حدیث بھی بیان کی کہ "انسان کے اسلام کی خوبی میں سے یہ بات ہے کہ وہ فضول باتیں اور فضول کام چھوڑ دے"۔ "دعوت فورم" کے میزبان جناب غازی محمد وقاص نے حاضرین اور اساتذہ کا شکریہ ادا کیا اور ماہ نومبر کے "دعوت فورم" کا اعلان کیا جو جمعہ ۲۷/نومبر کو بعد نماز عشاء ساڑھے سات بجے "اقبال کا مردِ مومن اور قرآن" کے موضوع پر ہو گا۔

(مرتب : محمد اکرم خان)

اسرہ بی بیوڑ کی دعوتی سرگرمیاں

۲۴/اکتوبر کو بی بیوڑ کا پانچ رکنی قافلہ عشیر کے درہ میں چیرنامی گاؤں پہنچا۔ ایک روزہ پروگرام میں 6 رفقائے تنظیم نے شرکت کی جن میں راقم' ممتاز بخت' عالم زیب' روزی خان' سید رحمت شاہ اور نیک محمد شامل تھے۔ پروگرام کا آغاز راقم کے درس قرآن سے ہوا موضوع درس "حقیقت نیکی" تھا جس میں پچیس افراد نے شرکت کی۔ رفقاء نے دو گروپوں میں گاؤں کی دوسری مساجد میں دعوت دی۔ مغرب کے بعد ممتاز بخت نے "فرائض دینی کے جامع تصور" پر خطاب کیا' جس میں تقریباً تیس افراد نے شرکت کی۔ مقامی مسجد پر تبلیغی جماعت کا قبضہ ہے۔ اس مسجد میں سوائے تبلیغی جماعت کے اور کوئی بیان نہیں کر سکتا لیکن ہمارے لئے خدا کی خاص مہربانی تھی کہ پیش امام نے اجازت دے دی۔ نماز مغرب کے بعد عالم زیب نے فرائض دینی کے جامع تصور پر خطاب کیا۔ لیکن جب ہم نے تنظیم اسلامی کا تعارف کرایا اور لوگوں سے ساتھ دینے کا مطالبہ کیا تو دو سکہ بند تبلیغی جماعت کے امراء نے ہم پر یلغار کر دی اور کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ کوئی آدمی ان لوگوں کا ساتھ نہ دے یہ تیسرا فرقہ ہے' یہ انتشار پھیلا رہے ہیں۔ ہم لوگوں نے پمفلٹ تقسیم کرنا چاہا مگر یہ بھی نہ کرنے دیا گیا اور وارننگ دی کہ آئندہ اس مسجد میں آنے کی غلطی نہ کرنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ دوسروں لوگوں نے کہا کہ یہ ایک جامع بات تھی اس میں اپنی بندگی کا حکم بھی ہے' دعوت تبلیغ کا بھی ذکر ہے اور اقامت دین کی بات بھی ہے۔ تم مانو یا نہ مانو ہم مان رہے ہیں۔ یوں ہم قدرے پریشان ہونے کی بجائے بہت خوش ہوئے اور ہم نے دل ہی دل میں کہا کہ ہم لوگوں نے کسی حد تک آج دعوت کا حق ادا کیا۔ اس پروگرام میں پچپن افراد نے شرکت کی۔ اس کے بعد ہم واپس اپنی مسجد آ گئے۔ اس مسجد میں نماز عشاء کے بعد ممتاز بخت نے "نظام خلافت' کیا' کیوں' کیسے؟" کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں حضرت ولی صاحب سے تفصیلی ملاقات ہوئی اور وہ معاون تحریک خلافت بنے۔ نماز فجر کے بعد قاری نیک محمد صاحب نے "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" کے موضوع پر خطاب کیا اور یوں یہ ایک روزہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

بقیہ : یادِ ماضی

غدار کی حیثیت سے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں محب وطن کی حیثیت سے مروں گا' میں ہندوستان سے مل کر غدار کی حیثیت سے نہیں مروں گا۔ لہٰذا میں ہندوستان نہیں بھاگوں گا۔

بنگلہ دیش بن گیا اور شیخ مجیب الرحمٰن وزیراعظم ہو گئے..... پاکستان ٹوٹنے کے بعد کوالالپور میں شیخ مجیب الرحمٰن سے سردار شوکت حیات کی ملاقات ہوئی۔ سردار شوکت حیات کہتے ہیں کہ مجیب الرحمٰن دھاڑیں مار کر رویا' میں بھی رویا۔ اس نے مجھے کہا کہ سردار صاحب! اب میرے پاس کیا لینے آئے ہو۔ میرے پاس کیا چھوڑا ہے۔ میرے پلے کیا ہے' جو لینے آئے ہو۔ (بحوالہ "اس نے کہا" اقبال احمد خان سے منیر احمد منیر کا انٹرویو)

امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کا دورۂ کراچی

تنظیم اسلامی کی بیعت جہاد‘ بیعت ارشاد سے مختلف ہے

امیر حلقہ سندھ محمد نسیم الدین صاحب کی خواہش تھی کہ سالانہ اجتماع کے اگلے دن امیر محترم کی ایک خصوصی نشست منتظمین اجتماع کے ساتھ ہو تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو‘ تاہم لاہور میں یوم اقبال کے پروگرام میں امیر محترم کی شرکت کی بناء پر ایسا نہ ہو سکا۔ تاہم امیر محترم ۱۶/نومبر کی شام رفقاءِ کراچی سے ملاقات کے لئے کراچی تشریف لائے۔ ۱۵/نومبر صبح نو بجے انہوں نے منتظمین سالانہ اجتماع کے ساتھ ناشتہ کیا۔ بعد ازاں رفقاءِ کراچی کے ساتھ ایک عمومی نشست قرآن اکیڈمی کراچی میں ہوئی۔ امیر محترم نے فرمایا کہ مرکزی مجلس شوریٰ میں نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق نے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر رفقاء کی جانب سے حسن انتظام کی تعریف کی تو رکن مجلس شوریٰ جناب روفی جلیس نے تجویز دی کہ امیر محترم جب کراچی تشریف لائیں تو ڈاکٹر عبدالخالق کو بھی ہمراہ لائیں تاکہ وہ اپنے جذبات رفقاء تک براہ راست پہنچا سکیں۔ امیر محترم نے فرمایا کہ میں ڈاکٹر عبدالخالق کے جذبات کی ترجمانی کے لئے یہاں موجود ہوں۔ بعد ازاں امیر محترم نے فرمایا کہ کراچی کے مخصوص حالات میں اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا جمع ہو جانا غیر متوقع بات تھی۔ حلقہ سندھ و بلوچستان کے رفقاء اور تمام منتظمین کی کارکردگی لائق تحسین رہی۔ البتہ اجتماع کے پروگرام کی قرآن اکیڈمی منتقلی کا فیصلہ کافی تاخیر سے کیا گیا۔ بعد ازاں امیر محترم نے رفقاء سے فیڈ بیک لینے کے لئے انہیں سوالات کرنے کی دعوت دی۔

جناب اقبال احمد صدیقی نے تجویز پیش کی کہ ایک سالہ کورس کا انتظام شہر کے وسط میں بھی ہونا چاہئے جہاں شام کے اوقات میں کلاسوں کا اجراء کیا جا سکتا ہے۔ امیر محترم نے فرمایا کہ یہ کورس فل ٹائم توجہ چاہتا ہے۔ ماضی میں اس قسم کی کوششوں میں کامیابی نہیں ہوئی۔ امیر حلقہ نے امیر محترم کو بتایا کہ شام کے اوقات میں عربی گرامر کی کلاسیں شہر کے مختلف مقامات پر جاری کی گئی تھیں۔ یہ سلسلہ از سرنو رمضان المبارک کے بعد شروع کیا جائے گا۔ انجینئر نوید احمد نے بتایا کہ قرآن اکیڈمی کراچی میں ایک سالہ کورس فروری کے پہلے ہفتہ کی کسی تاریخ سے شروع کیا جائے گا جبکہ خواتین کے لئے الگ سے یہ کورس منعقد کرنے کی تجویز زیر غور ہے‘ جسے خواتین خود ہی کنڈکٹ کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ امیر محترم کی زیادہ توجہ توسیع دعوت کی طرف ہے۔ رفقاء کے فکر کی پختگی اور انکی تربیت کے لئے انہیں اب تنظیمی دوروں کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ عارف سبحان صاحب نے کہا کہ یوم اقبال کے موقع پر ٹی وی پر امیر محترم کی تقریر کا جس طرح حوالہ دیا گیا ہے اس سے عوام میں یہ مغالطہ پیدا ہو رہا ہے کہ شاید ہم بھی نواز شریف ہمنواؤں میں شامل ہو گئے ہیں۔ امیر محترم نے فرمایا کہ ٹی وی ایک حکومتی ادارہ ہے اور اس کی جانب سے اس قسم کی کوریج دیا جانا ناقابل فہم نہیں۔ تاہم ایک ایسے موقع پر جہاں ماحول پر حکومت کی تعریف کا عنصر غالب تھا کیونکہ زیادہ تر مسلم لیگی کارکن ہی اس تقریب میں موجود تھے‘ الحمدللہ میں نے حق گوئی کا فریضہ بھی انجام دیا ہے اور حکومت پر تنقید بھی کی۔ الحمدللہ عوام میں ہمارے بارے میں یہ اعتماد موجود ہے کہ ہم ہر موقع پر اپنی دانست میں جس بات کو درست سمجھتے ہیں اسے ضرور بیان کرتے ہیں۔

نصیر احمد فاروقی نے کہا کہ مرزا ایوب بیگ کے ایم کیو ایم کے بارے میں سیاسی تجزیئے ہمارے کام میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ اتنی دور بیٹھ کر کراچی کے بارے میں درست تجزیہ آسان بات نہیں جبکہ پریس کا حال یہ ہے کہ ان کی رپورٹنگ کا انداز مختلف شہروں میں مختلف ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محض یہ لکھ دینے سے مسئلہ حل نہیں ہو جاتا کہ ادارے کا مضمون نگار کے خیالات سے کامل اتفاق ضروری نہیں کیونکہ سب جانتے ہیں کہ مرزا صاحب تنظیم کے ایک ذمہ دار فرد ہیں۔ سندھ اربن طبقے کا کردار ہمیشہ شاندار رہا ہے‘ انہوں نے ماضی میں بھی کسی غیر اسلامی قوت کو سپورٹ نہیں کیا اور آج بھی یہ طبقہ کسی لفٹسٹ پارٹی کو سپورٹ نہیں کرتا۔ انہوں نے ایک مثال دی کہ کراچی کی صورتحال اس کلاس کی سی ہو گئی ہے جس کے استاد کو کلاس سے باہر بھیج دیا گیا ہو۔ ایم کیو ایم کو مرزا صاحب جس طرح برانڈ کر رہے ہیں وہ درست نہیں۔ امیر محترم نے فرمایا کہ ان کے مضامین کے جواب میں مضامین لکھے جا سکتے ہیں۔ بزرگ رفیق جناب شیخ جمیل الرحمٰن صاحب نے خلیل جبران کے ایک مقولے کے حوالے سے مطالعہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ تنظیمی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے مطالعہ ضروری ہے۔ رفقاء کو اس جانب توجہ دینی چاہئے۔ امیر محترم نے رفیقات کے سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر خاتون کی دینی ذمہ داری کا اولین دائرہ کار اس کا شوہر اور بچوں تک محدود ہے۔ اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اگر اسے وسائل میسر ہوں تو اپنا دائرہ کار بڑھا سکتی ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے اپنی کتاب ”مسلمان خواتین کے دینی فرائض“ کا حوالہ بھی دیا۔

نئے رفقاء کو مخاطب کرتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ وہ کام کرنے کے پختہ شعور کے ساتھ تنظیم میں شامل ہوئے ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ تنظیم اسلامی میں شمولیت کے لئے بیعت برائے جہاد کی نوعیت معروف بیعت ارشاد سے بہت مختلف ہے کہ جہاں مرشد سے وابستگی نجات اخروی کی ضامن سمجھی جاتی ہے۔ ہمارا نصب العین اللہ کی رضا کا حصول اور اخروی نجات ہے اور اسلامی انقلاب کی جدوجہد اس کا ذریعہ ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھا جائے تو نہ کسی مایوسی کا اندیشہ ہے اور نہ حب عاجلہ کا‘ جس کی بناء پر تحریکیں اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے شارٹ کٹ کا راستہ اختیار کرتی ہیں۔ احساس فرض پیدا رہنا چاہئے۔ معاشرہ کی جو کیفیت ہے اس سے رفقاء متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تاہم نصب العین ذہن میں موجود ہو تو معاشرہ کی کیفیات کا غلبہ نہیں ہو سکتا۔ نیتوں کا خالص ہونا بھی ضروری ہے‘ نمایاں ہونے کی غیر شعوری خواہش ہر شخص میں موجود ہوتی ہے لہٰذا اس کے لئے دروں بینی ضروری ہے‘ یعنی آدمی وقتاً فوقتاً اپنی دلی کیفیات کا جائزہ لیتا رہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قرآن کریم کے اکثر مقامات پر مالی جہاد کو جہاد بالنفس سے مقدم رکھا گیا ہے۔ کسی بھی تحریک میں مالی معاونت ناگزیر ہوتی ہے جس کے لئے ہر رفیق کے لئے ہم نے آمدنی کا ۵ فیصد مقرر کیا ہے۔ نظم کی پابندی کے لئے ضروری ہے کہ منتخب نصاب نمبر۲ کے دروس کی سماعت وقتاً فوقتاً جاری رکھی جائے۔ (رپورٹ : محمد سمیع)

حلقہ مالاکنڈ ڈویژن کے زیر اہتمام شب بسری پروگرام

تنظیم اسلامی ذیلی حلقہ مالاکنڈ ڈویژن کے زیر اہتمام ۲۱/نومبر بعد نماز عصر شب بصری کا پروگرام جامعۃ العلوم الشرعیہ ورسک میں منعقد ہوا۔ پروگرام سے قبل رفقاءِ تنظیم کو یاد دہانی کیلئے خطوط لکھے گئے۔ حلقہ سرحد کے امیر میجر (ر) فتح محمد صاحب بطور خاص اس پروگرام میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز بعد نماز عصر تعارفی نشست سے ہوا۔ تعارفی نشست کے دوران دارالعلوم کے مہتمم سید بادشاہ زادہ صاحب نے مہمانوں کی چائے سے تواضع کی۔ تعارفی نشست کے بعد ناظم ذیلی حلقہ نے مہتمم صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس گئے گزرے دور میں جبکہ دارالعلوم و مدارس حتیٰ کہ مساجد اور ان سے متعلق ائمہ اور خطباء پر مختلف لیبل لگے ہوئے ہیں۔ مہتمم صاحب نے دعوت رجوع الی القرآن کے نام پر اٹھنے والی خالص اسلامی انقلابی جماعت کا پروگرام دارالعلوم میں منعقد کروا کر جس فراخ دلی اور وسیع الظرفی کا مظاہرہ کیا۔ وہ لائق تحسین و صد افتخار ہے۔

نماز مغرب کے بعد محمد فہیم خان صاحب کا خطاب رکھا گیا۔ آپ نے قرآن و حدیث کے حوالہ سے یہ بات ثابت کی کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا اسوہ ہمارے لئے اسلامی انقلاب کی وہ ٹھوس بنیاد فراہم کرتا ہے جس کو بروئے کار لا کر اسلامی انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے سیرت النبی ؐ اور سورۂ صف کے حوالہ سے انقلاب محمدی ؐ کا اساسی منہاج بیان کیا۔

بعد نماز عشاء درس حدیث کا فریضہ مولانا غلام اللہ خان حقانی نے ادا کیا۔ مولانا نے تبلیغی نصاب میں سے فضائل قرآن سے احادیث پڑھ کر اس کی تشریح بیان کی اور کہا کہ امت مسلمہ کے زوال کا واحد سبب قرآن حکیم کی تعلیمات سے روگردانی ہے۔ آج اگر عالم اسلام کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے جس کی واحد اساس قرآن ہی بن سکتا ہے۔

بعد نماز فجر درس قرآن ہوا۔ مدرس کے فرائض مولانا حقانی نے ادا کئے۔ انہوں نے سورۃ الحدید اور سورۃ الصف

سے رسولوں کی بعثت اور کتابوں کے اتارنے کی حکمت بیان کی۔ شرکاء درس پر یہ بات واضح کی گئی کہ قرآن کو صرف ثواب کی کتاب سمجھ کر نہ پڑھا جائے بلکہ قرآن حکیم کے اساسی پروگرام کو مد نظر رکھ کر اس کا مطالعہ کیا جائے' تاکہ اسلامی انقلاب کی راہ ہموار ہو سکے۔

ناشتہ کے بعد پروگرام کی ایک اہم نشست منعقد ہوئی جس میں رفقاءِ تنظیم کو دعوت دی گئی کہ وہ کھل کر تنظیم اسلامی کے پروگرام کے بارے میں سوالات کریں۔ ناظم ذیلی حلقہ اور چند ملتزم رفقاء نے سوالات کے جوابات دیئے۔

پروگرام کے آخر میں مرکزی دفتر سے موصولہ خط کا متن پڑھ کر سنایا گیا۔ یہ خط ذیلی حلقہ ملاکنڈ ڈویژن میں مرکز تنظیم بنانے کے استفساری مضمون پر مشتمل تھا۔ ساتھیوں نے خط کے مندرجات پر کھل کر مشورے دیئے۔ مہتمم صاحب کی دعا سے شب بسری کا یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ آئندہ شب بسری کا پروگرام اسرہ دیر اور اسرہ تیمر گرہ کے زیر اہتمام منعقد ہو گا۔

(مرتب : حاجی قاسم' نقیب اُسرہ اوچ)

فوجی عدالتوں کے ذریعے نظام عدل کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے ○ نسیم الدین

کراچی (پ ر) تنظیم اسلامی حلقہ سندھ و بلوچستان کے امیر محمد نسیم الدین نے سندھ میں فوجی عدالتوں کے قیام پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان عدالتوں کے ذریعے اسلامی نظام عدل کے تقاضوں کو پورا کرنا دشوار ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کراچی میں امن و امان کا مسئلہ سنگین نوعیت کا حامل ہے لیکن اس طرح کے غیر معمولی اقدامات سے وقتی طور پر دہشت گردی بند ہونے کا امکان تو ہے لیکن اس کا کمل علاج طاقت کے بھرپور استعمال کی بجائے سیاسی سطح پر فہم و تدبر کے ذریعہ ہی ممکن ہے تاہم اب جبکہ فوجی عدالتیں قائم کی جا چکی ہیں ان عدالتوں کے فیصلوں کے وقت اسلام کے اس اصول کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ بے شک سو مجرم شک کے فائدے پر چھوٹ جائیں لیکن کسی ایک بے گناہ کو بھی سزا نہ ہو۔

ضروری اطلاع

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی کے ٹیلی فون اور فیکس نمبر تبدیل ہو گئے ہیں : تبدیل شدہ نمبرز درج ذیل ہیں :

فون : 6316638 - 6366638

فیکس : 6305110

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ بی جے پی کی صوبائی انتخابات میں شکست کی اصل وجہ پیاز کی گرانی ہے۔ (بھارتی وزیر دفاع)

○ گویا اب بی جے پی کے لیڈروں کو پیاز کے بعد جوتے کھانے کیلئے بھی تیار رہنا ہو گا۔

☆ امریکہ کی نسبت پاکستان کی اقلیتیں زیادہ آزاد ہیں۔ (وفاقی وزیر اطلاعات مشاہد حسین)

○ بلکہ کچھ زیادہ ہی "آزاد" ہیں۔

☆ مہاجروں سے زیادتیاں بند نہ ہوئیں تو پاکستان چھوڑ دیں گے۔ (الطاف حسین)

○ آپ تو ماشاء اللہ پہلے ہی سے پاکستان کو عملاً خیرباد کہہ چکے ہیں!

☆ مجھے گرفتار کیا گیا تو حکمرانوں کو بھی ہتھکڑیاں لگ جائیں گی۔ (منظور وٹو)

○ گویا "ہم اگر ڈوبے صنم' تم کو بھی لے ڈوبیں گے"۔

☆ سرکاری محکموں میں پولیس کرپشن میں پہلے نمبر پر پہنچ گئی۔

○ دمادم مست قلندر' پولیس دا کرپشن وچ پہلا نمبر

☆ جج بتائیں کہ سود سے متعلق وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف دائر اپیل ۵ سال سے کیوں لٹکی ہوئی ہے؟ (قاضی حسین احمد)

○ اس لئے کہ "نظام کہنہ کے پاسبانوں" میں عدلیہ بھی شامل ہے۔

☆ حکومت کا نظام تبدیل کرنا ہو گا۔ (جسٹس اجمل میاں)

○ جی! بہت اچھا

☆ پاکستان میں سکول جانے کی عمر کے ۵۰ فیصد بچے سکول جانے سے محروم ہیں۔ (ایک سروے)

○ "فروغ تعلیم" کے دعوے دار حکمرانوں کے لئے لمحہ فکریہ!

☆ پروفیسر طاہر القادری کی طرف سے عوامی اتحاد کی ریلی کے شرکاء کی تعداد ۱۰ لاکھ بتانے پر صحافی بھی حیران رہ گئے۔ (ایک خبر)

○ وہ اس لئے کہ "خوابوں" کی باتیں صحافیوں کی "پہنچ" سے باہر ہیں۔

☆ لاہور کے بہادر شہری نواز شریف حکومت کے خلاف فیصلہ سنا دیں۔ (بے نظیر بھٹو)

○ محترمہ لاہور کے شہری کیا پورے ملک کے لوگ فروری ۹۷ء میں فیصلہ سنا چکے ہیں!

☆ مار کھانے کو ہم' حکومت کرنے کیلئے جاگیردار ٹولہ (پی پی کے یوم تاسیس پر کارکنوں کا شکوہ)

○ اس لئے کہ "کھان پین نوں "بلیاں" تے سوٹے کھان نوں رچھ"

☆ یہ کیسی آزادی ہے کہ لوگ شادی پر مرغی بھی نہ کھا سکیں۔ (بے نظیر بھٹو)

○ ہائے کرسی کا ورد کرنے والی بے نظیر اب "ہائے مرغی" کہنے پر مجبور ہو چکی ہے۔

☆ حکمران احتساب بیورو کے ذریعے کروڑوں کما رہے ہیں۔ (فاروق لغاری)

○ بری بات ہے!

☆ پندرہ گرام ہیروئن رکھنے کے مجرم کو ڈیڑھ سال قید کی سزا۔ (ایک خبر)

○ ڈرگ مافیا کے مگرمچھوں کو پکڑنے کی بجائے ایسے معمولی لوگوں کو سزا دینا مچھر چھاننے اور سموچے اونٹ "نگلنے کے مترادف ہے۔

ہمارا مطالبہ ہماری اپیل دستورِ خلافت کی تکمیل

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 7، شمارہ 46
سالانہ زرِ تعاون -/175 روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد   طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مقامِ اشاعت: 36۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5869501-03

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش
نگرانِ طباعت: شیخ رحیم الدین

مسلم اُمہ۔ خبروں کے آئینے میں (انتخاب: مرزا ندیم بیگ)

بی جے پی نے مسلم تاریخ مسخ کرنے کیلئے کمیٹی قائم کر دی

بھارتی ریاست اتر پردیش کی حکومت نے تاریخ کی کتب کے متعدد ابواب تبدیل کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ سکولوں کی نصابی کتب میں بھی وہ ابواب بدل دیئے جائیں گے جن میں مغل یا دوسرے مسلمان حکمرانوں کی عظمت کا ذکر ہو گا۔ ان کی جگہ ہندو بادشاہوں کے کارناموں کو نمایاں کیا جائے گا۔ ریاستی حکومت نے اس مقصد کیلئے مصنفین کی ایک ۲۵ رکنی کمیٹی قائم کر دی ہے جو سکولوں میں پڑھائی جانے والی تاریخ کی ۲۵ کتب کا از سرِ نو جائزہ لے گی۔ یو پی کی صوبائی وزیر تعلیم روندر شکلا نے بتایا کہ اکبر کو عظیم بادشاہ کے طور پر تاریخ میں مقام دیا گیا ہے مگر مہاراجہ رانا پرتاب کو عظیم جنگجو اور محب وطن کے طور پر پیش نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے خلاف جنگوں میں ہندو کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ وہ ان کے مقابلے میں کمزور تھے۔ ہم تاریخ نسلی بنیاد پر گھڑ نہیں رہے بلکہ ہم اس کے مسخ شدہ حصوں کو درست کر رہے ہیں۔

ملائشیا نے امریکہ کو ”دہشت گرد“ قرار دے دیا

ملائشیا کے وزیر خارجہ عبداللہ احمد براوی نے امریکہ کے نائب صدر الگور پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ الگور نے معزول نائب وزیر اعظم انور ابراہیم کے حامیوں کی حمایت کر کے ملائشیا میں دہشت گردی اور فرقہ واریت کو ہوا دینے کی کوشش کی ہے۔ اخبارات کے مطابق عبداللہ نے یہ الزام الگور کی حمایت کے بعد قوم پرستوں کے مظاہروں میں تیزی آنے کے بعد دیا۔ امریکی نائب صدر الگور نے چند دن قبل کہا تھا کہ ملائشیا کے ”بہادر لوگ“ جمہوریت کی بقا کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ملائشیا کے وزیر خارجہ نے کہا کہ اس بیان سے الگور کا مقصد انور ابراہیم کے حامیوں کو تشدد اور ہر قسم کے غیر قانونی ہتھکنڈے استعمال کر کے ملائشیا میں بدامنی پر اکسانا ہے انہوں نے کہا کہ کسی قسم کے ناخوشگوار واقعہ کی ذمہ داری امریکہ پر عائد ہو گی۔

ترکمانستان: طالبان سے تعلقات ختم کرنے کیلئے ایرانی پیشکش مسترد

ترکمانستان کے صدر نیازوف نے ایرانی حکومت کی اس پیشکش کو سختی سے ٹھکرا دیا ہے جس میں ایرانی حکومت نے ترکمانستان سے فوری طور پر افغانستان سے تجارتی تعلقات ختم کر دے اور اُس کے ایسا کرنے پر ایران نے اسے پیشکش کی تھی کہ اگر وہ افغانستان سے تجارتی تعلقات ختم کر دے تو ایران ترکمانستان سے نکلنے والے تیل کا مستقل خریدار بن جائے گا۔ نیازوف نے ایران کی اس تجویز کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ترکمانستان کے طالبان حکومت کے ساتھ تعلقات انتہائی اچھے ہیں اور طالبان کے افغانستان کے قبضہ کے بعد ان سے ترکمانستان کو طالبان سے کوئی شکایت نہیں، اس لئے ہم افغانستان سے تعلقات ختم نہیں کر سکتے۔

بابری مسجد کی شہادت: ۴۹ افراد کے خلاف فردِ جرم

لکھنؤ کی ایک عدالت نے بابری مسجد کو شہید کرنے کے مقدمہ میں ۴۹ افراد پر فرد جرم عائد کرنے کے لئے پندرہ دسمبر کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ چھ دسمبر ۱۹۹۲ء کو لاکھوں انتہا پسند ہندوؤں نے حکومت کی حمایت سے تاریخی بابری مسجد کو مسمار کر کے وہاں رام مندر تعمیر کرنے کا اعلان کیا تھا اس دوران بھارت بھر سے اکٹھے ہونے والے انتہا پسند ہندوؤں نے ایودھیا اور دوسرے شہروں میں سینکڑوں مسلمانوں کو بھی قتل کیا تھا۔ پولیس نے انتہا پسند ہندو تنظیموں کے ۴۹ لیڈروں پر بابری مسجد مسمار کرنے کی ذمہ داری عائد کی ہے۔

روزانہ حاضری سے انکار پر فوج نے کشمیریوں کے گھر جلا دیئے

مقبوضہ کشمیر کے شمالی علاقے کیرن سیکٹر میں بھارتی مظالم سے تنگ آ کر اب تک نو ہزار سے زائد مقامی باشندے گھر بار چھوڑ کر آزاد کشمیر ہجرت کر چکے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیم ساؤتھ ایشیا سنٹر فار ہیومن رائٹس نے اپنی تازہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ مقبوضہ جموں کشمیر کے سرحدی اضلاع میں بھارتی فوج کے بے انتہا مظالم کے نتیجے میں ان علاقوں کے لوگ انتہائی خوف و دہشت کے سائے میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ان لوگوں کو صبح و شام حاضری لگوانا پڑتی ہے اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں ان کے گھر بار جلا دیئے جاتے ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ کی ضد نے لاکربی کا مسئلہ الجھا دیا ○ قذافی

لیبیا کے رہنما معمر قذافی نے کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی جانب سے شرائط ختم کئے بغیر لاکربی بم دھماکے کے دو مشتبہ لیبیائی افراد پر مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ امریکہ اور برطانیہ نے لیبیا سے مشورہ کئے بغیر ایک سمجھوتہ تیار کر کے سلامتی کونسل پر مسلط کر دیا۔ کرنل قذافی نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے اپنے قوانین کے تحت مقدمہ چلانے کی ضد نے ایک مرتبہ پھر مسئلے کو الجھا دیا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کا اصل مقصد لاکربی کے بم دھماکے کے ملزموں پر مقدمہ چلانا نہیں بلکہ لیبیا کو تنگ کرنا اور اسے عالمی برادری سے الگ تھلگ رکھنا ہے۔

قارئین نوٹ فرما لیں!

بڑھتی ہوئی گرانی کے پیش نظر، تنظیم اسلامی کی مرکزی عاملہ نے ”ندائے خلافت“ کے صفحات میں کمی کا فیصلہ کیا ہے۔ قارئین جانتے ہیں کہ قبل ازیں ”ندائے خلافت“ اپنی لاگت سے بھی کم قیمت پر فراہم کیا جا رہا تھا۔ نتیجتاً خسارے کا تمام بوجھ تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت کو برداشت کرنا پڑتا تھا۔ ہمارے سامنے دو راستے تھے۔ ۱) پرچہ کی قیمت میں اضافہ یا ۲) صفحات میں کمی۔ گہرے غور و خوض کے بعد سرِدست صفحات میں کمی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ قارئین اس ناگوار فیصلے کو ایک ناگزیر ضرورت خیال کرتے ہوئے قبول فرمائیں گے۔ (ادارہ)